Digitized by Khilafat Library Rabwah

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

فون ۲۴۹

اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا

مسلسل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم پیپر

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۳۰ پیسے

جلد ۶۴/۲۹ | ۱۹ جمادی الثانی ۱۳۹۵ھ ۳۰ احسان ۱۳۵۴ہش ۳۰ جون ۱۹۷۵ء | نمبر ۱۴۷

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۳۰ احسان سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ:۔

حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب جماعت التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ رکھے اور کامیابیوں اور برکتوں سے معمور لمبی عمر عطا فرمائے۔ آمین

ربوہ ۳۰ احسان حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی نے آج صبح صحت کے متعلق دریافت کرنے پر فرمایا:۔

کل دن بھر سر درد کی تکلیف رہی اس وقت قدرے افاقہ ہے

احبابِ جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کو صحتِ کاملہ عطا فرمائے۔ نیز احباب آپ کے فرزندِ اکبر محترم نواب محمد احمد خان صاحب کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے بھی دعائیں جاری رکھیں وہ تا حال کراچی میں زیرِ علاج ہیں

مومن کون ہیں؟

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے ایک خطبۂ جمعہ میں فرمایا:۔

"مومن وہ ہوتے ہیں۔ خیرات میں وہ بڑھتے ہیں جو اعمال و افعال کے وقت علیم وخبیر کی ذات اور نگرانیوں پر نگاہ کرتے ہیں اور ہر آن خوف وخشیتِ الٰہی سے لرزاں رہتے ہیں اس لئے ہر ایک کام میں خواہ کھانے پینے کا ہو۔ یا بُغض و عداوت ہو۔ دوستی ہو یا دشمنی۔ ہر بات میں خوش رہنے اور بڑھ کر رہنے کے لئے پہلا اور ضروری اصل کیا ہے؟ خشیتِ الٰہی عمل کرنے سے پہلے دیکھ لیا کرو کہ یہ عمل خدا تعالیٰ کی رضا جوئی کی وجہ سے کسی سُرخروئی کا باعث ہے یا اس کی نارضامندی کا موجب ہو کر سیاہ روئی کا پیش خیمہ؟

خوفِ الٰہی کے بعد دو اصل اور ہیں۔ وہ کیا؟ ایک اخلاص دوسرے صواب۔ کوئی عمل صالح ہو نہیں سکتا جب تک اخلاص اور صواب نہ ہو۔

اخلاص کیا ہے؟ اخلاص کے معنے ہیں کہ جو کام کرو اس میں یہ مدّنظر ہو کہ مولا کریم کی رضا حاصل ہو۔ محبت ہو تو حبّ للہ ہو۔ بغض ہو تو بغض للہ ہو۔ کھاؤ تو اس لئے کہ کھانے کا حکم دیا ہے۔ پیتے ہو تو سمجھ لو کہ وَاشۡرَبُوۡا کے حکم کی تعمیل ہے۔ غرض سارے کاموں میں اخلاص ہو۔ رسم و عادت، نفس و ہوا کی ظلمت نہ ہو۔ اندرونی جوش اس کے باعث نہ ہوئے ہوں۔"

(خطباتِ نور جلد اوّل صـ ۱۸-۱۹)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اپنی تمام قوتوں کو موقع اور محل کے مطابق استعمال کرنے کا نام خُلق ہے

یہ خیال درست نہیں کہ صرف حلیمی، نرمی اور انکساری کا نام ہی خُلق ہے

"عوام الناس خیال کرتے ہیں کہ خُلق صرف حلیمی اور نرمی اور انکساری کا نام ہے یہ انکی غلطی ہے بلکہ جو کچھ بمقابلہ ظاہری اعضاء کے باطن میں انسانی کمالات کی کیفیتیں رکھی گئی ہیں ان سب کیفیتوں کا نام خُلق ہے مثلاً انسان آنکھ سے روتا ہے اور اس کے مقابل پر دل میں ایک قوت رقت ہے وہ جب بذریعہ عقل خداداد کے اپنے محل پر مستعمل ہو تو وہ ایک خُلق ہے ایسا ہی انسان ہاتھوں سے دشمن کا مقابلہ کرتا ہے اور اس حرکت کے مقابلہ میں دل میں ایک قوت ہے جس کو شجاعت کہتے ہیں پس جب انسان محل پر اور موقعہ کے لحاظ سے اس قوت کو استعمال میں لاتا ہے تو اس کا نام بھی خُلق ہے اور ایسا ہی انسان کبھی ہاتھوں کے ذریعہ سے مظلوموں کو ظالموں سے بچانا چاہتا ہے یا ناداروں اور بھوکوں کو کچھ دینا چاہتا ہے یا کسی اور طرح سے بنی نوع کی خدمت کرنا چاہتا ہے اور اس حرکت کے مقابلہ پر دل میں ایک قوت ہے جس کو رحم بولتے ہیں اور کبھی انسان اپنے ہاتھوں کے ذریعہ سے ظالم کو سزا دیتا ہے اور اس حرکت کے مقابل پر دل میں ایک قوت ہے جس کو انتقام کہتے ہیں اور کبھی انسان حملہ کے مقابلہ پر حملہ کرنا نہیں چاہتا اور ظالم کے ظلم سے درگذر کرتا ہے اور اس حرکت کے مقابلہ پر دل میں ایک قوت ہے جس کو عفو اور صبر کہتے ہیں اور کبھی انسان بنی نوع کو فائدہ پہنچانے کے لئے اپنے ہاتھوں سے کام لیتا ہے یا پیروں سے یا دل اور دماغ سے اور ان کی بہبودی کے لئے اپنا سرمایہ خرچ کرتا ہے تو اس حرکت کے مقابلہ پر دل میں ایک قوت ہے جس کو سخاوت کہتے ہیں پس جب انسان ان تمام قوتوں کو موقع اور محل کے لحاظ سے استعمال کرتا ہے تو اس وقت اس کا نام خُلق رکھا جاتا ہے۔ اللہ جلّشانہٗ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے فرماتا ہے اِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیۡمٍ یعنی تو ایک بزرگ خُلق پر قائم ہے۔"

(اسلامی اصول کی فلاسفی صـ ۱۸-۱۹)

پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبدالحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۳۰ احسان ۱۳۵۴ھ
۳۰ جون ۱۹۷۵ء

ایمان کی تکمیل اور اس کے دو۲ خاص پہلو

اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں اِس امر پر تفصیل سے بار بار روشنی ڈالی ہے کہ محض زبانی ایمان اپنے اندر کوئی حقیقت نہیں رکھتا۔ ایمان اُس وقت متحقق ہوتا ہے کہ جب انسان اپنے عمل سے اپنے مومن ہونے کا ثبوت دے۔ اپنے عمل سے مومن ہونے کا ثبوت وہی لوگ دیتے ہیں جو کامل الایمان ہوں۔ ایمان میں کمال کا درجہ حاصل کئے بغیر کسی کو بھی اپنے عمل سے مومن ہونے کا ثبوت دینے کی توفیق نہیں ملتی۔

اللہ تعالیٰ اِس امر کا ثبوت دینے کے لئے کہ اُس کے مومن بندوں نے ایمان میں کمال حاصل کر لیا ہے انہیں دو حالتوں میں سے ضرور گزارتا ہے۔ ایک تو اُن پر دُکھ اور مصائب کا زمانہ آتا ہے جس میں وہ صبر و استقلال کا نہایت اعلیٰ نمونہ پیش کرکے اپنے مومن ہونے کا ثبوت دیتے ہیں۔ دوسرے دُکھ اور مصائب کے زمانہ کے بعد اللہ تعالیٰ ان پر امن و امان، فراخی اور غلبہ کا زمانہ لاتا ہے۔ اُس نئے دَور میں وہ حمد و ستائش باری تعالیٰ نیز مخلوقِ خدا کے ساتھ عفو و درگزر اور مروّت و احسان کا سلوک روا رکھ کر اپنے عمل سے اِس امر کا ثبوت مہیا کرتے ہیں کہ انہیں بحمد اللہ تعالیٰ ایمان میں کمال کا درجہ حاصل ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کے کامل الایمان بندے ہیں۔

چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرامؓ پر خدائی مشیّت کے ماتحت یہ دونوں زمانے آئے اور انہوں نے اللہ تعالیٰ کے فضلِ خاص کے ماتحت ان دونوں زمانوں میں اپنے کامل الایمان ہونے کا ایسا درخشندہ و تابندہ ثبوت دیا کہ تاریخ اُس کی مثال پیش کرنے سے قاصر ہے۔ یُوں تو اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے صحابہؓ پر آنے والے ہر دو زمانوں کا قرآن مجید میں علیحدہ علیحدہ بڑی تفصیل اور شرح و بسط کے ساتھ ذکر کیا ہے لیکن ایک مختصر سورۃ میں ان دونوں زمانوں کا ایک ساتھ ذکر کرکے آپؐ کے اخلاقِ عالیہ پر بہت جامع انداز میں روشنی ڈالی ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

أَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ ۙ وَوَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ ۙ الَّذِي أَنْقَضَ ظَهْرَكَ ۙ وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ۗ فَإِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ۙ إِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ۗ فَإِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ ۙ وَإِلَىٰ رَبِّكَ فَارْغَبْ ۝ (الم نشرح آیات ۱ تا ۹)

ترجمہ:- کیا ہم نے تیرے لئے تیرے سینہ کو کھول نہیں دیا اور تیرے اس بوجھ کو تجھ پر سے اتار کر پھینک نہیں دیا ایسا بوجھ جس نے تیری کمر توڑ رکھی تھی۔ اور تیرے ذکر کو ہم نے بلند کر دیا ہے۔ پس (یاد رکھ) اِس تنگی کے ساتھ ایک بڑی کامیابی مقدر ہے، ہاں یقیناً اس تنگی کے ساتھ ایک اور بھی بڑی کامیابی مقدر ہے۔ پس جب بھی تُو فارغ ہو تو (خدا تعالیٰ سے ملنے کے لئے) پھر کوشش میں لگ جا اور تُو اپنے ربّ کی طرف متوجہ رہ۔

الغرض تنگی اور فراخی ہر دو زمانوں کا مومنوں پر آنا ضروری ہوتا ہے یہ دونوں زمانے جہاں کامل الایمان مومنوں کے درجۂ کمال کو دنیا پر آشکار کرنے کا موجب بنتے ہیں وہاں دیگر مومنوں کو کامل الایمان بنانے کا ایک نہایت مؤثر ذریعہ ثابت ہوتے ہیں۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اِن ہر دو زمانوں کی علّتِ غائی پر روشنی ڈالتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"انسان کے ایمان کی تکمیل کے دو۲ پہلو ہوتے ہیں۔ اوّل یہ دیکھنا چاہیئے کہ جب وہ مصائب کا تختۂ مشق ہو اُس وقت وہ خدا تعالیٰ سے کیسا تعلق رکھتا ہے؟ کیا وہ صدق اخلاص استقلال اور سچّی وفاداری کے ساتھ ان مصائب پر بھی انشراحِ صدر سے اللہ تعالیٰ کی رضاء کو تسلیم کرتا اور اس کی حمد و ستائش کرتا ہے یا شکوہ و شکایت کرتا ہے۔ اور دُوسرے جب اُس کو عروج حاصل ہو اور اقبال اور فروغ ملے تو کیا اِس اقتدار اور اقبال کی حالت میں وہ خدا تعالیٰ کو بھول جاتا ہے اور اس حالت میں کوئی قابلِ اعتراض تبدیلی پیدا ہو جاتی ہے یا اُسی طرح خدا سے تعلق رکھتا اور اُس کی حمد و ستائش کرتا ہے اور اپنے دشمنوں کو عفو کرتا اور اُن پر احسان کرکے اپنی عالی ظرفی اور بلند حوصلگی کا ثبوت دیتا ہے"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۱۶۱)

شاعرِ خوش کلام تجھ پہ سلام

محترم چوہدری عبد السلام صاحب اختر ایم اے کی یاد میں

کیا بھروسہ ہے زندگانی کا
چار دن کی حیاتِ فانی کا

حق تو یہ ہے کہ بحرِ ہستی میں
"آدمی بلبلہ ہے پانی کا"

کیا کہوں کچھ کہا نہیں جاتا
اور چُپ بھی رہا نہیں جاتا

یا الٰہی یہ ماجرا کیا ہے
گُلشنِ شعر کو ہُوا کیا ہے

پھول مُرجھا گئے ہیں کیوں یکسر
غُنچے کملا گئے ہیں کیوں یکسر

آشیانہ اُٹھا لیا کس نے
ہم سے چہرہ چھُپا لیا کس نے

کون جاتا ہے سُوئے خُلدِ بریں
چھوڑ کر ہم کو پُر ملال و حزیں

چل بسا آہ آج اِک پیارا
تھا جو چرخِ وفا کا اِک تارا

نام عبد السلام تھا اُس کا
خدمتِ دین کام تھا اُس کا

زندگی وقف تھی خدا کے لئے
"سیّد الخلق مصطفٰےؐ کے لئے"

خادمِ دین و مُلک و مِلّت تھا
پیکرِ حزم و عزم و ہمّت تھا

بزمِ شعر و ادب کا اختر تھا
ایک رنگیں نوا سخن ور تھا

خوش بیاں، خوش خیال، خوش آواز
صاحبِ طرز، صاحبِ انداز

بذلہ سنجی بھی تھی طبیعت میں
عُمر گزری اگرچہ کلفت میں

رُوحِ عبد السلام تجھ پہ سلام
شاعرِ خوش کلام تجھ پہ سلام

بزمِ شعر و سخن کی جان تھا تُو
رازِ ہستی کا ترجمان تھا تُو

حق تعالیٰ سے ہے یہ میری دُعا
خُلد میں بھی رہے تُو نغمہ سرا

اہلِ جنّت سُنیں ترے اشعار
اور محظوظ ہوں وہ لیل و نہار

(محمد صدیق امرتسری ایم اے
مربی سلسلہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قومی ترقی کے ضامن دو بنیادی اوصاف

۱۔ سادہ زندگی ۲۔ انتھک محنت

محترم مولوی صدیق صاحب امرتسری ایم اے سابق مبلغ انچارج سیرالیون و فجی

اسلام کے سنہری اصولوں اور زریں احکام میں سے ایک سادگی یا سادہ زندگی بھی ہے جو شخص دولت ہاتھ لگنے کے بعد اپنا مشغلہ اور مقصدِ زندگی محض امیرانہ ٹھاٹھ، ظاہری جاہ و حشم آرام طلبی، عیش و عشرت، لہو و لعب اور ضرورت سے زیادہ طعام و شراب کا استعمال بنا لیتا ہے وہ انجام کار عموماً نہ صرف مفلس و محتاج ہو کر قوم کے لئے ایک ناسور اور وبال بن جاتا ہے بلکہ اس میں سستی، کاہلی، تکبر، بزدلی اور بے غیرتی وغیرہ خصلتیں گھر کر جاتی ہیں اور آخر کار وہ قوم کا ایک بیکار اور نقصان دہ عضو شمار ہوتا ہے۔

ایسے مسرف، ناعاقبت اندیش اور ہر دم اپنے جسم و جان کی خدمت اور پوجا کرنے والے لوگوں پر جب کسی بیماری، مصیبت اور خطرہ وغیرہ کے حالات آتے ہیں تو سخت گھبرا کر اپنا نقصان کر بیٹھتے ہیں اور اتنے صبر و تحمل کا مظاہرہ بھی نہیں کر سکتے جتنا ایک عام ننھے بچے میں ہوتا ہے۔ بلکہ معمولی سی تکلیف کو ایک پہاڑ سمجھ کر آسمان سر پہ اٹھا لیتے اور اپنے گرد و پیش کے لوگوں کے لئے بھی ایک مستقل سردردی بن جاتے ہیں۔

ہادی اعظم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد

اس سلسلہ میں دنیا کے ایک محسن اور ہادی اعظم صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث شریف میں کیا ہی پُر حکمت نصیحت اپنی اُمت کو فرمائی ہے فرمایا۔

"تَخَشَّنُوْا فَاِنَّ النِّعَمَ لَا تَدُوْمُ"

یعنی اے مومنو اپنے آپ کو محنت و مشقت اور سخت جانی کا عادی بناؤ اور کبھی آرام طلبی، کاہلی، تعیش اور پیٹ پوجا وغیرہ کا اپنے آپ کو شکار نہ ہونے دو کیونکہ مالی اور جسمانی لحاظ سے انسان پر ایک جیسے حالات نہیں رہتے اور ظاہری نعمتیں اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو عطا کرتا ہے وہ بعض دفعہ خاص مصلحتوں کے ماتحت یا خود اپنی غلطیوں سے انسان کے ہاتھ سے چھن بھی جاتی ہیں اور دنیا میں بارہا ایسا ہوتا ہے کہ ؎

رات جو رکھتے تھے پوشاک برنگ یاسمن
صبح کر دے گی انہیں مثلِ درختانِ چنار

قرآن کریم میں بھی انسان کو اس اہم امر کی طرف کئی مواقع پر توجہ دلائی گئی ہے ایک جگہ تنبیہی طور پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "لَتُسْئَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيمِ" کہ اے لوگو یہ ہر قسم کی دنیوی اور مادی نعمتیں جو تمہیں عطا کی گئی ہیں انہیں محض تعیش، مزے اور لہو و لعب کے لئے استعمال نہ کرو بلکہ صرف حسب ضرورت خود استعمال کر کے باقی دوسرے محتاجوں کو فائدہ پہنچاؤ۔ یاد رکھو تم سے دنیا کی ہر نعمت کے متعلق حساب لیا جائے گا اور پوچھا جائے گا کہ تم کیوں انہیں بے دردی سے بلا ضرورت استعمال کرتے رہے۔

ایک بزرگ استاد کی نصیحت

عرصہ ہوا ایک مرتبہ طالب علمی کے زمانہ میں یہ خاکسار قادیان میں بورڈنگ مدرسہ احمدیہ کے صحن کے وسط میں جو کنواں ہوتا تھا اس پر ٹونٹیوں کے آگے بیٹھا ہوا وضو کر رہا تھا کہ ہمارے نہایت ہی مشفق و بزرگ استاد حضرت مولوی غلام نبی صاحب مصری رضی اللہ عنہ وہاں آ گئے میں وضو کرتے کرتے کسی دوسرے طالب علم سے کسی بات میں لگ گیا جبکہ پانی کی ٹونٹی کھلی تھی تو حضرت مولوی صاحب رضی اللہ عنہ نے قرآن کریم کی یہی آیت یعنی لَتُسْئَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيمِ پڑھ کر مجھے ٹوکا اور فرمایا دیکھو یہ پانی بھی اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہے اسے اپنی غفلت سے یوں ضائع نہ کرو اس کا تم نے حساب دینا ہوگا۔ وہاں کیا جواب دو گے پانی صرف حسب ضرورت اور نہایت احتیاط سے استعمال کرنا چاہیئے۔

تحریک جدید اور سادہ زندگی

تحریک جدید کے متعلق سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے ابتدائی خطبات پڑھنے سے پتہ چلتا ہے کہ حضور رضی اللہ عنہ کے نزدیک "سادہ زندگی بسر کرنا" گویا تحریک جدید کے تمام مطالبات کی جان ہے حقیقت یہ ہے کہ تحریک جدید کے اکثر مطالبات ایسے ہیں جن میں حصہ لینے کے لئے سادہ زندگی کے مطالبہ پر عمل نہایت ضروری ہے بلکہ یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ اس مطالبہ پر عمل کئے بغیر دوسرے مطالبات پر عمل کرنا ناممکن سا ہو جاتا ہے لیکن افسوس ہے کہ آجکل باوجود اتنی مہنگائی کے دور میں سے گذرنے کے ہم اس مطالبہ بلکہ اسلام کے اس زریں اور مفید ترین اصول پر صحیح طور پر عمل نہیں کر رہے۔ پس ہمیں چاہیئے کہ سادہ زندگی کے طریقوں اور اصولوں کو زیادہ سے زیادہ اپنائیں تاکہ ان پر عمل پیرا ہو کر اسلام کی خدمت کے لئے دوسرے مالی مطالبات میں زیادہ سے زیادہ حصہ لے سکیں اور خلیفہ وقت کی طرف سے بلند کی ہوئی ہر آواز اور ہر قربانی کے موقعہ پر لبیک کہتے ہوئے مجاہدین خاص میں شمار ہو سکیں۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔

"تحریک جدید میں جو امور میں نے پیش کئے ہیں اگر جماعت صحیح طور پر ان پر عمل پیرا ہو تو ہر سال پہلے سے زیادہ چندے آئیں اور انہیں زیادہ چندہ دینے کی عادت اور طاقت پیدا ہو اور اس طرح کام میں وسعت ہوتی چلی جائے پس اپنے اخراجات کم کرو اور سادہ زندگی اختیار کرنے کے نتیجہ میں جو رقم بچے وہ اسلام کی ترقی کے لئے پیش کرو ......

سادگی مثلاً ایک کھانا اور محض ضرورت کے مطابق سادہ لباس پہننا ایسی باتیں ہیں جن سے امیر اور غریب میں امتیاز جاتا رہتا ہے پس ایک کھانا اور سادہ لباس استعمال کرنے میں ایک یہ بھی حکمت ہے مگر اور بھی اس میں حکمتیں ہیں۔ اس طرح امارت اور غربت کا امتیاز مٹ جاتا ہے۔ غریبوں میں جو احساس کمتری ہوتا ہے وہ دور ہو جائے گا اور امیروں میں جو ناجائز بڑائی کی عادت ہوتی ہے وہ جاتی رہے گی۔ اور وہ اپنی برتری کی وجہ سے دوسروں کو حقیر نہیں سمجھیں گے۔"

(خطبہ ۱۵ فروری ۳۶ء)

پس حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے مندرجہ بالا ارشادات کو مدنظر رکھتے ہوئے ہمیں چاہیئے کہ ہم اپنے گھریلو بجٹوں اور اخراجات کا جائزہ لیتے رہیں اور بلا ضرورت کوئی خرچ نہ کیا جائے اور لباس اور اشیائے خورد و نوش کا کوئی ادنیٰ حصہ بھی ضائع اور رائیگاں نہ جانے دیں۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ اسی سلسلہ میں آگے فرماتے ہیں:۔

"یاد رکھو انبیاء کے ابتدائی زمانہ میں پُر تکلف زندگیاں انسان کے ایمان کو تباہ کر دیا کرتی ہیں اسی لئے جہاں تک ہو سکے کوشش یہ ہونی چاہئے کہ تمہارا روپیہ اچھے کاموں میں خرچ ہو تم اپنی جائدادیں بڑھاؤ غریبوں کی ہمدردی کرو، اشاعت احمدیت کرو مگر کھانے پینے اور پہننے میں بنئے کے سے بخل کی وجہ سے نہیں بلکہ مومن کی سی سادگی کی وجہ سے تمہارا وہی حال ہونا چاہیئے جو ایک بنئے کا ہوتا ہے سادہ زندگی اختیار کرنے سے کئی نیک اور مفید تحریکیں انسان کو سوجھتی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہیں۔ تجربہ اس کا شاہد ہے
اسے کوئی نہیں جھٹلا سکتا"
(الفضل ۱۲ مارچ ۱۹۴۶ء)

ولیموں میں فضول خرچی

دنیا میں بیاہ شادیوں پر جس قدر اسراف اور فضول خرچیاں ہوتی ہیں شاید ہی کسی اور تقریب پر ہوتی ہوں ایسے مواقع پر لباس اور زیورات ڈوم اور ڈھول ڈھمکے کے علاوہ کھانے پینے پر بے حد خرچ کیا جاتا ہے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے جماعت کو ان بے جا اخراجات کے نقصانات سے بھی بروقت آگاہ کر کے انتباہ فرمایا کہ بیاہ شادیوں پر کم سے کم اخراجات کئے جائیں اور یہ تقریبات نہایت مختصر اور محدود پیمانہ پر کی جائیں چنانچہ تحریک جدید کے جو مطالبات ہیں ان میں سے ایک مطالبہ اسی عنوان سے بھی ہے کہ بیاہ شادیوں میں لباس زیورات مہر جہیز اور دعوتوں وغیرہ کے اخراجات کم سے کم کر کے جماعت کی اقتصادی حالت درست کی جائے اور ان تقریبات پر ہمیشہ سادگی کے اصول مدنظر رکھے جائیں لیکن افسوس ہے کہ شاید تحریک جدید کے قیام پر عرصہ گذر جانے کی وجہ سے یا تساہل اور دنیا کے بدلتے ہوئے حالات کی زد میں آنے کی وجہ سے ہمارے سلسلہ کے بعض احباب ایسے موقعوں پر مہر، ولیمہ اور دیگر اخراجات میں اسراف کی حد تک بے احتیاطی سے کام لیتے ہیں حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ جب تک تحریک جدید کے اصول اور مطالبات کے منسوخ یا کالعدم ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اس ضمن میں سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔

"میں نے دیکھا ہے کہ بڑے بڑے ولیمے کرنے کا مرض بہت ترقی کرتا جاتا ہے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بڑے سے بڑا ولیمہ بھی اتنا نہیں ہوا ہوگا جتنے ہمارے ہاں چھوٹے سے چھوٹے ہوتے ہیں بعض لوگ اس میں شاید میری نقل کرتے ہیں حالانکہ میرے تعلقات ساری جماعت کے ساتھ باپ بیٹے کے سے ہیں اور ایسے موقعہ پر ہر خاندان کے ساتھ مجھے محبت کا تعلق ظاہر کرنا پڑتا ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ پس اگر کنجینیوں اور ڈوموں کا مرض گیا ہے تو ان کی جگہ ولیموں نے لے لی ہے۔ حالانکہ ولیمہ پر دس پندرہ دوستوں کو بلا لینا کافی ہوتا ہے یا جیسا کہ سنت رسول ہے کہ ایک بکرا ذبح کیا شوربا پکایا اور خاندان کے لوگوں میں بانٹ دیا"

(خطبہ مطبوعہ الفضل ۲۹ نومبر ۱۹۳۴ء)

زیورات اور مہر کے متعلق شرطیں

شادی کے موقعوں پر لڑکی والوں کی طرف سے اور بعض دفعہ لڑکے والوں کی طرف سے یہ شرائط اور مطالبات شروع ہو جاتے ہیں بلکہ ان میں تشدد اختیار کیا جاتا ہے کہ زیور اتنے تولے اور لباس اتنے جوڑے اور جہیز اتنا اور اس اس قسم کا ہونا چاہیئے یہ طریق کار بھی شریعت اسلامیہ کی روح اور سنت نبوی اور سادگی کے اصولوں کے صریح خلاف ہے۔ درحقیقت یہ لالچ کی انتہا اور عزت نفس اور خاندانی وقار و وجاہت کے صریح منافی ہے کہ انسان دوسرے کی حیثیت اور جماعت کے مقرر کردہ معیار اور تحریک جدید کو پس پشت ڈال کر ان رسوم اور حرص و لالچ دکھاوے اور ریا کا غلام بن کر رہ جاتے پس لڑکی یا لڑکے کا رشتہ کرتے وقت ایسی سودا بازی کرنی شروع کر دینا اپنے خاندان کی بے عزتی اور ذلت ہے۔ اس بارے میں سیدنا حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں

"میں نے دیکھا ہے کہ اب تک یہ مرض بھی جماعت میں ایک حد تک چلا آرہا ہے کہ لڑکی والے یہ پوچھتے ہیں کہ زیور کیا دو گے اور ایسا کہتے ہوئے انہیں شرم نہیں آتی کوئی شخص اپنی طرف سے جس قدر چاہے دے لیکن لڑکی والوں کی طرف سے ایسی بات کا کہا جانا لڑکی کو فروخت کرنے کے مترادف ہے۔"

"پھر مہر بھی حد سے زیادہ مقرر کئے جاتے ہیں ہمارے گھروں میں عام طور پر ایک ہزار روپیہ مہر ہوتا ہے بعض زیادہ بھی ہیں مگر زیادہ ان حالتوں میں ہیں جن عورتوں کو شرعی حصہ نہیں مل سکتا وہاں مہر زیادہ ہے کہ وہ کمی پوری ہو جائے مگر یہاں پر میں نے دیکھا ہے کہ معمولی معمولی آدمی پانچ پانچ دس دس ہزار روپیہ مہر مقرر کرتے ہیں۔ باہر سے ایک دوست نے مجھے خط لکھا ہے کہ قادیان کے ایک آدمی نے مجھے کہا ہے کہ آپ کے گھروں میں دس دس پندرہ پندرہ ہزار مہر مقرر کیا جاتا ہے۔ حالانکہ یہ بالکل غلط ہے۔ بہرحال مہر حیثیت کے مطابق ہونا ضروری ہے"

(خطبہ ۲۹ نومبر ۱۹۳۴ء)

اللہ تعالے ہماری جماعت کے سب احباب بلکہ دنیا بھر کے سب مسلمانوں کو سادہ زندگی کے اسلامی اصولوں اور بیاہ شادی کے متعلق شرع اور سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے قائم کردہ معیاروں پر عمل پیرا ہونے کی توفیق دے اور بد رسوم و عادات اور حرص و لالچ بے جا بڑھائی اور دکھاوے کی پرچھائیوں سے بچائے رکھے۔ آمین

(ع۔ق)

تعلیم الاسلام کالج روز ہل میں یوم آزادی کی تقریب

مرسلہ وکالت تبشیر تحریک جدید ربوہ

مارچ کا مہینہ ٹی۔آئی احمدیہ کالج روز ہل ماریشس کے لئے بہت سی خوشیوں کا سامان لایا۔ ۴ مارچ کو کالج کا سینیئر کیمبرج سند کا نتیجہ شائع ہوا اس کالج سے گذشتہ سال پچیس طلباء سکول سرٹیفکیٹ کے امتحان کے لئے اور پانچ طلباء جنرل . . . . سرٹیفکیٹ آف ایجوکیشن کے امتحان کے لئے بیٹھے ان میں سے دو گریڈ اول میں۔ سات گریڈ دوم میں اور تین گریڈ سوم میں کامیاب ہوئے۔ جی سی۔ ای کے امتحان میں تیرہ طلبہ پاس ہوئے اور نتیجہ خدا تعالے کے فضل سے تراسی فیصد سے اوپر رہا۔ الحمد للہ۔

۱۲ مارچ ۱۹۶۸ء کو ماریشس نے آزادی حاصل کی تھی۔ حکومت کی ہدایت کے مطابق ہمارے کالج میں یوم آزادی کی تقریب ۷ مارچ کو منعقد ہوئی عزت مآب سفیر پاکستان متعینہ ماریشس جناب انور خان صاحب نے مہمان خصوصی کے طور پر شرکت فرمائی۔ آپ کے کرسی صدارت پر رونق افروز ہونے کے بعد تقریب کا پروگرام دس بجے صبح قرآن پاک کی تلاوت سے شروع ہوا۔ جو کہ کالج کے ایک طالب علم عبد المومن سوکیہ صاحب نے کی۔ اس کے بعد فارم II کے ایک طالب علم انور پیر بکس صاحب نے انگریزی میں تقریر کرتے ہوئے سفیر پاکستان کو خوش آمدید کہتے ہوئے بتایا کہ آپ کی اس تقریب میں تشریف لانے سے ہمارے دلوں میں آپ کے ملک اور اس میں بسنے والوں کے لئے خیر سگالی اور محبت کے جذبات پیدا ہوئے ہیں۔ صاحب موصوف نے اپنے خطاب میں فرمایا کہ میں نے اپنی زندگی میں بہت سے ملک دیکھے ہیں۔ اور میں اپنے تجربہ کی بناء پر کہتا ہوں کہ آپ کا ملک نہایت خوبصورت ہے آپ کو اس ملک کا مایۂ ناز فرزند اور سپوت بننا چاہیئے۔ اس کے بعد جناب ڈاکٹر جعفر علی صاحب نے عزت مآب وزیر اعظم ماریشس کا خاص پیغام پڑھ کر سنایا۔ جو انہوں نے اس موقعہ کے لئے طلبہ کے نام بھجوایا تھا۔ اس پیغام میں آزادی کا صحیح مفہوم واضح کرتے ہوئے انہوں نے طلباء کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ اور امید ظاہر کی کہ طلباء اپنی ذمہ داریوں کو پوری طرح ادا کریں گے۔ اور ہر میدان میں ترقی حاصل کر کے وطن عزیز کی نیک نامی کا باعث ہوں گے۔

آخر میں مکرم جناب رشید حسین صاحب پرنسپل ٹی۔آئی احمدیہ کالج روز ہل نے معزز مہمانوں کا شکریہ ادا کیا۔ کالج کی تاریخ مختصراً بیان کرتے ہوئے انہوں نے بتایا کہ اس کالج کا آغاز ۱۹۶۲ء کو ۷۹ طلباء سے ہوا تھا۔ اب اس میں تقریباً ڈیڑھ سو طالب علم ہیں۔ ۱۹۶۰ء کے امتحان کا نتیجہ ۲۰ فیصدی تھا۔ اب خدا تعالیٰ کے فضل سے تعلیمی معیار بلند ہو چکا ہے اور اس سال تراسی فیصد سے بھی اوپر نتیجہ نکلا ہے۔ فزکس، کیمسٹری اور بیالوجی کی تجربہ گاہیں گورنمنٹ کی طرف سے منظور شدہ ہیں اور جدید ترین سامان سے لیس ہیں اس طرح اب کامرس۔ اکنامکس اور اکاؤنٹس کے مضامین بھی پڑھائے جاتے ہیں ـــــ تقریب کے اختتام پر معزز مہمانوں کی خدمت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قائدین مجالس اطفال کے حل شدہ پرچے جلد ارسال فرماویں۔ (مہتمم اطفال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

زکوٰۃ دینے والا انسان دُکھوں سے بچ جاتا ہے

زکوٰۃ اسلام کا ایک اہم فریضہ ہے اور اس کی ادائیگی کا قرآن پاک اور احادیث میں بار بار تاکیدی ارشاد ہوا ہے اس لئے ہر صاحب نصاب احمدی کا فرض ہے کہ وہ واجب الادا زکوٰۃ مرکز میں بھجوا کر اپنے اموال کو پاکیزہ اور بابرکت بنائے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ زکوٰۃ کے فوائد بیان کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:۔

"زکوٰۃ کا حکم ایک بے نظیر حکم ہے اور اسلام کی بے انتہا خوبیوں میں سے ایک روشن خوبی ہے اور بہت سی جماعتوں پر اس کے ذریعہ اسلام کی عظمت کی حجت قائم کی جا سکتی ہے...... میرا یقین ہے کہ اگر صرف زکوٰۃ کا مسئلہ ہی یورپ کے سامنے پیش کیا جائے تو کسی کی طاقت نہیں کہ اس کی صداقت اور عمدگی سے انکار کر سکے..... جس طرح گورنمنٹیں اپنی رعایا کی بہتری کے لئے ٹیکس وصول کرتی ہیں اسی طرح اللہ تعالیٰ نے بھی زکوٰۃ مقرر فرمائی ہے اور اس کے بدلے میں یہ وعدہ کیا ہے کہ تمہارے اموال میں برکت ہوگی اور وہ ہر قسم کی ہلاکتوں سے محفوظ ہو جائیں گے۔ جب سے مسلمانوں نے زکوٰۃ دینی چھوڑ دی ہے اُس وقت سے اُن کا مال کم ہی کم ہو رہا ہے..... زکوٰۃ دینے والے کو اللہ تعالیٰ اسی طرح کامیابی اور پاکیزگی کا وعدہ دیتا ہے جس طرح گورنمنٹ ٹیکس لے کر حفاظت کا وعدہ کرتی ہے۔ زکوٰۃ کے ذریعہ سے انسان بہت سے دُکھوں اور تکلیفوں سے بچ جاتا ہے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کا وعدہ کبھی جھوٹا نہیں ہوتا۔" (برکات خلافت صفحہ ۹۲-۹۳)

مجھے امید ہے کہ جن بھائیوں اور بہنوں پر زکوٰۃ واجب ہے وہ مرکز میں بھجوا کر خدا تعالیٰ کی غریب مخلوق کی دعائیں حاصل کریں گے۔

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

اعلان دار القضاء

۱۔ مکرمہ صفیہ صادقہ صاحبہ محلہ باب الابواب ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرے خاوند مکرم منظور احمد صاحب وفات پا چکے ہیں۔ قطعہ ۱۲/۳ بحصہ مساوی میرے خاوند مرحوم اور مولوی مہر الدین صاحب کے نام مشترکہ طور پر الاٹ ہے۔

مستدعا ہے کہ پلاٹ مذکورہ بالا میں میرے خاوند مرحوم کا حصہ زمین میرے علاوہ درج ذیل وارثان میں بھی بحصص شرعیہ منتقل کرنے کا فیصلہ صادر فرماویں (۱) چوہدری انس احمد صاحب (۲) چوہدری مقصود احمد صاحب (۳) صفیہ طیبہ صاحبہ (۴) آصفہ چوہدری صاحبہ (۵) امۃ الباسط صاحبہ (۶) امۃ الجمیل صاحبہ۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جائے۔

(ناظم دار القضاء ربوہ)

۲۔ مکرم محمد رفیق صاحب بیار موہنی تحصیل پھالیہ ضلع گجرات نے درخواست دی ہے کہ میرے والد مکرم احمد الدین صاحب وفات پا چکے ہیں۔ قطعہ ۵/ب واقع محلہ دار العلوم شرقی والد صاحب مرحوم کے نام الاٹ ہے۔

مستدعا ہے کہ پلاٹ مذکورہ بالا میں سے نصف ہمارے بہنوئی حکیم محمد اجمل صاحب پاڑہ چنار سرحد کے نام منتقل کر دیا جائے اور بقیہ نصف میرے علاوہ مرحوم کے درج ذیل وارثان کے نام بھی منتقل کرنے کا فیصلہ صادر فرماویں (۱) فضل دین صاحب (۲) غلام رسول صاحب (۳) محمد صدیق صاحب پسران مرحوم (۴) فاطمہ بی بی صاحبہ (۵) رضیہ بیگم صاحبہ دختران مرحوم۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جائے۔

(ناظم دار القضاء ربوہ)

احمدی بچوں اور بچیوں کا دل پسند ماہنامہ

تشحیذ الاذہان ربوہ

یہ رسالہ ابتداءً سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سنہ ۱۹۰۶ء میں جاری فرمایا تھا اور اب یہ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر نگرانی احمدی بچوں اور بچیوں کے لئے ہر ماہ باقاعدگی سے شائع ہو رہا ہے اور دن بدن مقبولیت حاصل کرتا جا رہا ہے۔

تشحیذ الاذہان میں آپ کیا پائیں گے؟

● قرآن پاک اور احادیث میں سے پیارے پیارے پُرحکمت کلمات ● حضرت مسیح موعودؑ اور آپؑ کے خلفاء کے رُوح پرور ملفوظات ● بزرگوں اور دیگر بڑی شخصیتوں کے زریں اقوال ● اسلام اور احمدیت سے واقفیت پیدا کرنے والے عمدہ مضامین ● اچھی اچھی دلوں کو لبھانے والی نظمیں ● بلند اخلاق پیدا کرنے والے مفید تربیتی مضامین ● نصیحت آموز دلچسپ کہانیاں اور تاریخی واقعات ● مفید و دلچسپ علمی و سائنسی معلومات ● دماغی ورزشیں اور بے اختیار ہنسا دینے والے لطائف —— اور ان سب کے علاوہ دیگر بہت سے مفید اور بے حد دلچسپ کالم۔

سال بھر کے رسالوں کی کل قیمت صرف ۸/- روپے۔

جملہ خط و کتابت بنام مینیجر رسالہ "تشحیذ الاذہان"۔ ربوہ۔

جلسہ تقسیم انعامات

مجلس خدام الاحمدیہ دار الصدر شمالی ربوہ کے زیر اہتمام محلہ میں اطفال اور خدام کی سالانہ ریلی مورخہ ۲۸ رمئی سے ۵ رجون تک منعقد ہوئی جس میں مختلف علمی اور ورزشی مقابلہ جات ہوئے۔ مورخہ ۱۶ رجون کو بعد نماز مغرب مسجد انوار دار الصدر شمالی میں جلسہ تقسیم انعامات منعقد ہوا۔ محترم میجر عبد الحمید صاحب سابق مبلغ جاپان مہمان خصوصی تھے۔ جلسے کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو کہ عزیزم صبغۃ اللہ نے کی۔ اس کے بعد عبد الرحیم صاحب اور عزیزم رفیع الدین نے درثمین اور کلام محمود کے چند اشعار نہایت خوش الحانی سے پڑھے۔ عزیزم ضرغام محمود احمد نے تقریر کی۔ اس کے بعد مہمان خصوصی نے انعامات تقسیم کئے اور مختصر خطاب فرمایا۔ دعا کے ساتھ اس جلسے کا اختتام ہوا۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ دار الصدر شمالی۔ ربوہ)

دُعائے مغفرت

میرا بھتیجا عزیزم طاہر نوید ولد میاں منظور احمد صاحب ساکن پنڈ عزیز ضلع گجرات جس نے امسال میٹرک کا امتحان دے رکھا تھا قضائے الٰہی سے ۶ جون ۷۵ء کو فوت ہو گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم بڑا ذہین اور گوناگوں خوبیوں کا مالک تھا۔ جس کی وفات پسماندگان کے لئے شدید صدمہ کا باعث ہوئی ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جوار رحمت میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔ (ظفر اقبال۔ رحمت بازار۔ ربوہ)

درخواست دُعا

خاکسار عرصہ ڈیڑھ ماہ سول ہسپتال رحیم یار خان میں بعارضہ قلب زیر علاج رہا۔ ڈاکٹری مشورہ ہے کہ گھر پر ہی علاج جاری رکھا جائے۔ احباب کرام کی خدمت میں مکمل صحتیابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ (رشید احمد قریشی B-103 سٹیلائٹ ٹاؤن رحیم یار خان)

قائدین مجالس خیال رکھیں کہ ہر ماہ کی رپورٹ اگلے ماہ کی پندرہ تاریخ تک ضرور مرکز میں پہنچ جانی چاہیئے (معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جناب چودھری عبدالسلام صاحب اختر کا مختصر ذکرِ خیر

(محترم مولٰنا ابو العطاء صاحب)

سلسلہ احمدیہ کے ایک وفادار اور مخلص خادم محترم جناب چودھری عبدالسلام صاحب اختر ایم۔اے کی وفات ایک جماعتی صدمہ ہے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

مرحوم بہت سی خوبیوں کے مالک تھے۔ انہوں نے خدمتِ اسلام کے لئے زندگی وقف کر کے اسے پورے طور پر نبھایا۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ آمین

تعمیرِ ربوہ کے سلسلہ میں جو پہلا قافلہ ربوہ کے بے آب و گیاہ میدان میں قیام پذیر ہوا اس میں جناب اختر صاحب مرحوم کو خاص حیثیت حاصل تھی۔ ان دنوں ربوہ کے پاس احمد نگر میں میں جامعہ احمدیہ کا پرنسپل تھا۔ غالباً اس قافلہ کے لئے پہلا کھانا ہم نے ہی احمد نگر سے بھجوایا تھا۔

محترم اختر صاحب ایک نہایت مخلص دوست تھے۔ احمدیت کے فدائی تھے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں خاص علمی قابلیت کے ساتھ شاعری کا لطیف ملکہ بھی عطا فرمایا تھا جسے انہوں نے ہمیشہ خدمتِ دین کے لئے استعمال کیا۔ قرآن مجید کی تعریف اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی نعت میں ان کا کلام بہت مشہور ہے۔ سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے واقعات کو منظوم کرنے کا انہیں بہت شوق تھا۔ ان کے قصائد اور نظمیں الفضل کے علاوہ ماہنامہ الفرقان میں خاص طور پر شائع ہوتی تھیں۔ وہ سلسلہ کے ایک نامور شاعر تھے اور جب بھی ان سے نظم کا مطالبہ کیا گیا بڑی محبت اور شوق سے انہوں نے نظم پیش فرمائی۔

چند ماہ کی بات ہے کہ یہ تجویز ہوئی کہ جملہ احمدی شعراء کرام کو ربوہ میں آنے کی دعوت دی جائے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح میں ایک نعتیہ مشاعرہ منعقد ہو۔ ایک بزرگ نے اس کے جملہ اخراجات کی ذمہ واری لے لی۔ میں نے اس تجویز کا اخویم محترم اختر صاحب مرحوم سے سرسری ذکر کیا۔ انہوں نے اسے بہت پسند فرمایا اور اس کے مفید و بابرکت ہونے کا دیر تک ذکر کرتے رہے۔ ابھی اس سلسلہ میں بعض امور قابلِ غور تھے مگر جناب اختر صاحب مرحوم کو اس کے لئے بہت جوش تھا۔ بار بار وقت کی تعیین کرنے کی تاکید کرتے تھے۔ جب آخری مرتبہ وہ کراچی جانے والے تھے تو ان کا اصرار تھا کہ یہ بابرکت تقریب ۲۰ رجون سے پہلے مقرر کر لی جائے۔ معلوم ہوتا ہے کہ نعتِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ان کی طبیعت میں جو خاص جذبہ تھا وہ اُن سے یہ اصرار کروا رہا تھا کہ میں اس دنیا سے کوچ کرنے سے پہلے پہلے ایک اور خاص نظم پڑھ کر جاؤں۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کی روح کو جوارِ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم میں جگہ دے۔ آمین

بہشتی مقبرہ میں ان کی تدفین کے بعد ان کی قبر پر جب میں دعا کر رہا تھا تو دل بھر آیا، آنکھیں آنسوؤں سے بھر گئیں۔ میں نے اپنے ربِ کریم سے کہا کہ تیرا یہ بندہ تیرے پاک رسولؐ کا مدح خواں ہے، تیری پاک کتاب قرآن مجید کی تعریفیں لکھتا ہے، تیرے مسیح پاک کی تعریف میں قصائد شائع کرتا رہا ہے۔ اے ربِّ کریم! تو اسے بخش دے، اس کے درجات کو بلند فرما۔ اس کے بوڑھے مسیح موعودؑ کے صحابی باپ چوہدری علی محمد صاحب بی۔اے بی ٹی پر بھی کرم فرما تاکہ وہ اس صدمہ کو برداشت کر سکیں۔ اس ہمارے مرحوم بھائی کی غمزدہ اہلیہ کا بھی اور اس کے افسردہ بچوں کا بھی تو ہمیشہ حامی و ناصر ہو۔ آمین

میں جلدی میں اپنے مخلص دوست جناب اختر مرحوم کے ذکر میں یہ چند سطریں لکھ رہا ہوں ابھی ان کا بہت ذکر باقی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔ اللّٰھم آمین۔

مطالعہ کتب

ماہ جولائی کے مطالعہ کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب "آسمانی فیصلہ" مقرر کی گئی ہے۔ قائدین کرام اس کتاب کو مرکز سے حاصل کر کے خدام کو مطالعہ کروائیں۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

للّٰہی وقف یہ ہے کہ انسان اپنی پوری زندگی خدا تعالیٰ کیلئے وقف کر دے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اہم ارشاد

"مِمَّا رَزَقْنٰھُمْ روپیہ پیسہ سے مخصوص نہیں۔ خواہ جسمانی ہو یا علمی سب اس میں داخل ہے۔ جو علم سے دیتا ہے وہ بھی اس کے ماتحت ہے، مال سے دیتا ہے وہ بھی داخل ہے طبیب ہے وہ بھی داخل ہے مگر وہ بموجب منشا ہُدًی لِّلْمُتَّقِیْنَ ابھی تک اس مقام تک نہیں پہنچا جہاں قرآن شریف اسے لے جانا چاہتا ہے اور وہ مقام یہ ہے کہ انسان اپنی زندگی ہی خدا تعالیٰ کے لئے وقف کر دے اور یہ للّٰہی وقف کہلاتا ہے۔ اس حالت اور مقام پر جب ایک شخص پہنچتا ہے تو اس میں مِمَّا رہتا ہی نہیں کیونکہ جب تک وہ مِمَّا کی حد کے اندر ہے اُس وقت تک وہ ناقص ہے اور اس علتِ غائی تک نہیں پہنچا جو قرآن مجید کی ہے۔ لیکن کامل اُس وقت ہوتا ہے جب یہ حد نہ رہے اور اس کا وجود، اس کا ہر فعل، ہر حرکت و سکون محض اللہ تعالیٰ کے حکم اور اذن کے ماتحت بنی نوع کی بھلائی کے لئے وقف ہو۔" (ملفوظات جلد ہشتم ص ۳۱۹)

(وکیل الدیوان تحریک جدید۔ ربوہ)

جامعہ احمدیہ میں داخلہ ۲۳ راگست کو ہوگا

امسال جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے واقفِ زندگی طلباء کا انٹرویو انشاء اللہ العزیز ۲۳ رظہور ۱۳۵۴ہش مطابق ۲۳ راگست ۱۹۷۵ء بروز ہفتہ بوقت ۸ بجے صبح ہوگا۔ داخلہ کے لئے کم از کم میٹرک پاس اور غیر شادی شدہ ہونا ضروری ہے۔ ایف۔اے، بی۔اے اور ایم۔اے پاس نوجوان بھی داخل کئے جاتے ہیں۔ میٹرک کا امتحان ہو چکا ہے اور نتیجہ نکل چکا ہے۔

ایسے طلباء جو زندگی وقف کرنا چاہتے ہیں اور جامعہ احمدیہ میں اعلیٰ دینی تعلیم حاصل کر کے خدمتِ اسلام بجا لانے کے خواہشمند ہیں اپنے مکمل پتہ سے وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ کو اطلاع دیں تا انٹرویو سے پہلے ان کے وقف اور جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے بارہ میں ضروری کارروائی مکمل کی جا سکے۔ (وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

اعلان نکاح

خاکسار کا نکاح مورخہ ۱۸ رمئی ۱۹۷۵ء بروز اتوار مکرم مولوی سجاد احمد صاحب خالد مربی سلسلہ شیخوپورہ نے مبلغ دو ہزار روپیہ حق مہر پر ہمراہ طاہرہ قمر بنت مکرم چودھری احمد علی خان صاحب بمکان جناب چودھری صاحب موصوف پڑھا۔ تمام احباب سے درخواست دعا ہے کہ جانبین کے لئے یہ نکاح ہر طرح سے بابرکت ہو (آمین)

(ملک ناظم الدین احمد ساکن آصل گورو کے براستہ برکی ضلع لاہور)

درخواست دعا

خاکسار کی والدہ محترمہ جو محترم بشیر احمد صاحب بھٹی کی صاحبزادی اور محترم مرزا مبارک احمد صاحب (ابن حضرت مرزا محمود بیگ صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام) کی اہلیہ ہیں بلڈ پریشر اور گردے اور دل کی خرابی کی وجہ سے گزشتہ ۱½ ماہ سے بیمار ہیں۔ ڈاکٹری علاج جاری ہے لیکن بظاہر کوئی فرق نہیں پڑ رہا۔ جملہ احباب جماعت سے درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ میری والدہ محترمہ کو کامل شفا عطا فرمائے۔ آمین

(مرزا مظفر احمد ناظم اطفال مجلس خدام الاحمدیہ حیدرآباد ضلع)

خدام کے انعامی مقالہ کے مرکز میں پہنچنے کی آخری تاریخ ۳۰ رجون ۷۵ء ہے (مہتمم تعلیم)